S_1996_5_330_334

وینکٹا سوامپپا

بنام

خصوصی ڈپٹی کمشنر (ریوینیو)

28اگست1996

کے۔راما سوامی اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز۔

حصول اراضی ایکٹ،1894:

دفعہ(1)4،5A،6(1)،32(f)(vi)-ہاؤس بلڈنگ کوآپریٹو سوسائٹی کو الاٹ کرنے کے لیے حاصل کی گئی زمین-نوٹیفکیشن شائع کیا گیا-انکوائری کی گئی-اپیل کنندہ نے انکوائری میں حصہ لیا-اعلانات کیے جانے سے پہلے، اس نے رٹ پٹیشن دائر کی-سنگل عدالت عظمی اور ڈویژن بینچ کے ذریعے مسترد کی گئی اپیل پر چونکہ اپیل کنندگان کی زمینیں اس طرح یا اسی طرح کے عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی تھیں، موجودہ نوٹیفکیشن کو بدنیتی سے نہیں کہا جا سکتا-گزٹ میں اشاعت کے لیے بھیجا گیا نوٹیفکیشن-بیک وقت اخبارات میں اشاعت کے لیے ہدایات دی گئیں-ایک اخبار میں اشاعت گزٹ میں اشاعت سے پہلے کی گئی تھی-یہ طریقہ کار کے اقدامات میں صرف ایک بے ضابطگی ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔سپریم کورٹ کے وصولی کی تاریخ تک رٹ پٹیشن دائر کرنے کی تاریخ سے لیا گیا پورا وقت خارج ہے اور ایک سال کی حد شروع ہو جائے گی اس کے بعد صرف اسی وجہ سے دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن ختم نہیں ہوا ہے۔حکومت دفعہ 5A کت تحت جانچ میں دائر اعتراضات پر غور کرے ارو دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کرے اگر اسے لگتا ہے کہ عوامی مقصد ابھی باقی ہے

کلکٹر (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) الہ آباد اور دیگر بنام راجہ رام جیسوال وغیرہ، (1985)3 ایس سی آر 995، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 1006-25۔

1989 کے ڈبلیو پی نمبر 35-5316 میں ڈبلیو اے نمبر 877-90/89 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 17.7.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم۔این۔شراف۔

جواب دہندہ کے لیے ایم۔ویرپا۔

آر۔ناگراج کے لیے آر۔ایس۔ہیگڑے۔، جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے کے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں جو 17 جولائی 1989 کورٹ اپیل نمبر 877-896/89 میں دائر کی قابل تھی جس میں اپیل کو محدود مدت میں خارج کر دیا گیا تھا اور 30 مارچ 1989 کورٹ پٹیشن نمبر 5316-35/89 میں دیے گئے واحد جج کے فیصلے اور حکم کی تصدیق کی قابل تھی۔

اپیل گزاروں نے زمین کے حصول کے قانون 1 کے دفعہ (1) 4 کے تحت شائع شدہ نوٹیفکیشن کے جواز کو چیلنج کیا ہے، (مختصر طور پر، "ایکٹ") دوسرے کے حق میں 80 ایکڑ زمین حاصل کرنا۔ ہاؤس بلڈنگ کوآپریٹو سوسائٹی۔ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن 23 فروری 1989 کو شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 5 اے کے تحت تفتیش کی گئی۔ اپیل کنندہ نے تفتیش میں حصہ لیا۔ اعلامیے پر غور کرنے سے پہلے، اپیل گزاروں نے مارچ 1989 میں نوٹیفکیشن کی صداقت کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی۔ فاضل واحد جج کے سامنے، اپیل گزاروں نے اعتراضات کی پانچ بنیادیں لی تھیں جیسا کہ فاضل واحد جج کے فیصلے کے پیراگراف 2 میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہر ایک پوائنٹ کو الگ الگ نمٹا اور اسے مسترد کر دیا۔ ڈویژن بنچ نے اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ اس طرح یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ سختی سے دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ اپیل گزاروں کی کچھ زمینیں حاصل کی گئی تھیں، ایک دفاعی مقاصد کے لیے 2 مارچ 1973 کو اور دوسری 28 جولائی 1988 کو ایچ۔ایم۔آئی۔ ہاؤس بلڈنگ کوآپریٹو سوسائٹی کے لیے، اس نوٹیفکیشن کے تحت زمینوں کا حصول بدنیتی پر مبنی ہے اور اس لیے قانون میں درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ دوسرے مدعاعلیہ کے اراکین کے لیے مکانات کی تعمیر کے لیے مکانات فراہم کرنا، ریاستی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے قانون کے تحت رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹی، ایک عوامی مقصد ہے اور اس پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ 1984 کے ایکٹ نمبر 68 کے ذریعے ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ (vi)(f)32 کے تحت 'عوامی مقصد' کی وسیع تعریف کے پیش نظر اس پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ لہذا، جب تک کوآپریٹو سوسائٹی کے اراکین کو مکانات فراہم کرنا ایک 'عوامی مقصد' ہے، یہ دلیل کہ اس سے پہلے بھی اپیل گزاروں کی کچھ زمینیں اس طرح کے یا کسی اور عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی

تھیں، بدنیتی پر مبنی نہیں ہوسکتی۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ متبادل زمینیں دستیاب ہیں اور زیر بحث زمینیں تعمیر کے لیے موزوں نہیں ہیں۔اس سوال میں فاضل واحد جج نے غور کیا اور اسے مسترد کر دیا گیا۔ یہ ہر معاملے میں حقیقت کا سوال ہے۔اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائی گئی سنگین دلیل ہے کہ اگرچہ ایکٹ کی دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن 23 فروری 1989 کو شائع کیا گیا تھا لیکن اس کی اخبار کی اشاعت اس سے پہلے یعنی یکم فروری 1989 کو کی گئی تھی اور اس لیے دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت لازمی تقاضے کی تعمیل نہیں کی گئی ہے۔مزید یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ نوٹیفکیشن کا مواد علاقے میں شائع نہیں کیا گیا تھا۔ یہ دونوں تنازعات فاضل واحد جج کے سامنے نہیں اٹھائے گئے تھے؛ بصورت دیگر، ہم دیکھتے ہیں کہ ان تنازعات میں کوئی طاقت نہیں ہے۔جوابی حلف نامے میں اور اپیل گزار کی طرف سے پیش کردہ دفعہ 5-اے انکوائری کے ریکارڈ میں بھی کہا گیا ہے جو واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نوٹیفکیشن شائع ہونے کے بعد، یہ 1 فروری 1989 کو ایک اخبار میں شائع ہوا تھا اور اس کا مواد 20 مارچ 1989 کو علاقے میں شائع ہوا تھا۔اخبار میں دوسری اشاعت اس وجہ سے نہیں کی جاسکی کہ یہ گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت سے پہلے ہی شائع ہو چکی تھی۔سوال یہ ہے کہ: کیا گزٹ میں اصل میں شائع ہونے سے پہلے مقامی اخبار میں نوٹیفکیشن شائع کرنے میں اپنایا گیا طریقہ کار دفعہ (1) 4 کے تحت تقاضے کی خلاف ورزی ہے؟

یہ سچ ہے کہ عام طور پر اخبارات میں اشاعت گزٹ نوٹیفکیشن میں اشاعت سے پہلے ہوتی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں نوٹیفکیشن بھیجتے وقت، جسے حکومت نے گزٹ میں اشاعت کے لیے منظور کیا تھا، بیک وقت اسے گزٹ میں شائع کرنے کی ہدایت جاری کی گئی تھی۔لہذا، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گزٹ میں اشاعت سے پہلے، یہ ایک اخبار میں شائع ہوا تھا۔یہ ایکٹ کے تحت اٹھائے جانے والے طریقہ کار کے اقدامات میں صرف ایک بے ضابطگی ہے۔یہ 23 فروری 1989 کو گزٹ میں شائع ہونے والے نوٹیفکیشن کی صداقت کو خراب نہیں کرتا ہے۔

اس دلیل کی حمایت میں کہ یہ لازمی ہے کہ دفعہ (1) 4 کے تحت مقرر قابل طریقہ کار کی سختی سے تعمیل کی جانی چاہیے، دانشور وکیل نے کلکٹر (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) الہ آباد اور دیگر اور بنام راجہ رام جیسوال وغیرہ، (1985) 3 ایس سی آر 995 میں اس عدالت تناسب پر پختہ انحصار کیا ہے۔اس تجویز پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ گزٹ میں دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت ایک لازمی ضرورت ہے۔درحقیقت اس معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا تھا۔جیسوال کے معاملے (سپرا) میں جو دلیل اٹھائی گئی وہ یہ تھی کہ یہ صرف ایک ارادہ ہے

اور لازمی نہیں ہے۔اس عدالت نے اس دلیل کو صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، چونکہ 23 فروری 1989 کو دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی گئی تھی، اس لیے حکومت کا عوامی مقصد کے لیے زمین حاصل کرنے کا ارادہ عمل میں لایا گیا تھا اور اسے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس سلسلے میں طریقہ کار کے اقدامات کرے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت لازمی ہے۔اس لیے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ اطلاع گزٹ میں اصل اشاعت سے پہلے شائع ہونے والے اخبارات میں سے ایک میں دی گئی تھی۔جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، یہ ایکٹ کے تحت اٹھائے جانے والے طریقہ کار کے اقدامات میں صرف ایک بے ضابطگی تھی۔ یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ (1)4 کی اشاعت کا مقصد مالکان کو نوٹس دینا ہے کہ زمین کا مقصد عوامی مقصد کے لیے حاصل کرنا ہے اور انہیں کسی بھی طرح سے زمینوں سے نمٹنے سے روکا جاتا ہے جو عوامی مقصد کے لیے نقصان دہ ہو۔ظاہر ہے، اس لیے اخبار میں اشاعت اصل اشاعت سے پہلے ہی مالکان کو مجوزہ حصول کے نوٹس پر ڈال دے گی۔تسلیم شدہ طور پر، ایک اخبار میں نوٹیفکیشن گزٹ میں اشاعت سے پہلے غیر مجاز طور پر شائع کیا گیا تھا، یعنی 1 فروری 1989۔مواد بھی شائع کیا گیا تھا، جیسا کہ دفعہ 5-اے کے تحت کی گئی اراضی کے حصول کے افسر کی کارروائی میں اشارہ کیا گیا تھا، 20 مارچ 1989 کو، آخری تاریخوں کو دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کے مقصد کے لیے لیا گیا تھا۔اس نقطہ نظر میں ہمارا خیال ہے کہ ایکٹ کی دفعہ (1)4 کے تحت تقاضے کی تعمیل کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ دفعہ (1)4 کے تحت اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی حد کی مدت گزر چکی تھی اور عدالت عالیہ یا اس عدالت کی طرف سے دی گئی روک صرف اپیل گزاروں کو زمینوں سے بے دخل کرنے کی تھی، اس لیے دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن اب دفعہ (1)6 کی شق کی وضاحت 1 کے ذریعے ختم ہو گیا ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ رٹ درخواستیں اسی مہینے مارچ 1989 میں دائر کی گئیں جس میں دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کا مواد بنایا گیا تھا اور کارروائی قابل سنگل جج، ڈویژن بینچ اور اس عدالت میں زیر التوا تھی۔ان حالات میں، رٹ درخواستیں دائر کرنے کی تاریخ سے لے کر اس عدالت حکم کی وصولی کی تاریخ تک کا پورا وقت خارج ہے اور اس کے بعد ہی ایک سال کی حد شروع ہو گی۔اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن ختم نہیں ہوا ہے۔اب یہ ریکارڈ پر ہے کہ اپیل گزار پہلے ہی اپنے اعتراضات دائر کر چکے ہیں؛ دفعہ 5-اے کے تحت تفتیش کی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ اس معاملے میں مزید اقدامات کرنے کے لیے حکومت کو رپورٹ پیش کی گئی ہو گی۔لہذا، حکومت کے لیے یہ ضروری ہو گا کہ وہ اعتراضات پر غور کرے اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع

کرے، اگر حکومت کی رائے ہے کہ عوامی مقصد اب بھی برقرار ہے۔

اس کے مطابق اپیلوں کو مندرجہ بالا مشاہدات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ ریاستی حکومت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر اعتراضات کو مسترد کر دیا جاتا ہے تو وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چار ماہ کے اندر اعلامیہ شائع کرے۔ بنہ کسی اخراجات کے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24